

شبلی نعمانی

(۱۸۵۷ء - ۱۹۱۳ء)

شبلی نعمانی قصبہ بندول ضلع اعظم گڑھ، ہندوستان میں ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ حبیب اللہ وکیل تھے۔ شبلی نے بھی کچھ عرصہ وکالت کی، پھر علی گڑھ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ وہاں انھیں سر سید احمد خاں، حالی، محسن الملک اور پروفیسر نکلسن آرنلڈ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ۱۸۹۲ء میں آرنلڈ کے ساتھ شبلی نے مصر، شام، قسطنطنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ سر سید کی وفات (۱۸۹۸ء) کے بعد، علی گڑھ کالج سے استعفیٰ دے کر، اعظم گڑھ چلے گئے۔ پھر حیدر آباد کن کے دعوۃ المعارف کی نظامت کا عہدہ سنبھالا۔ اسی دوران میں ان کی کوشش سے لکھنؤ میں ”ندوۃ العلما“ کا قیام عمل میں آیا۔ اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں انھوں نے ایک ”کیم ادارہ“ اور ”المستفین“ قائم کیا، جو آج بھی کام کر رہا ہے۔

شبلی نعمانی شاعر بھی تھے لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر ان کی نثر پر ہے۔ ان کا شمار ادیبوں کے بڑے نثر نگاروں میں

ہوتا ہے۔

شبلی نے اگرچہ متنوع موضوعات مثلاً: تاریخ، تنقید، سوانح، سیرت، تذکرہ، ادب، معاشرت، عقائد، تصوف اور سیاست پر قلم اٹھایا، مگر ان کے طرز اظہار میں ادبیت کی شان موجود ہے۔ جوش بیان، ایجاز و اختصار، روانی و برجستگی، محققانہ انداز، غنائیت اور شعریت ان کے اسلوب بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ شبلی کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ سیرۃ النبیؐ ہے۔

شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔ اہم تصانیف میں: ”شعر العجم“ (پانچ

جلدیں)، ”الفاروق“، ”المأمون“، ”سیرۃ النعمان“، ”الغزالی“، ”سوانح مولانا روم“ اور ”سفر نامہ روم و مصر و شام“ وغیرہ شامل ہیں۔





اخلاقِ نبوی خاتم النبیین ﷺ

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو سیرتِ طیبہ سے روشناس کرانا
- اسلامی اخلاقیات کی بنیادی قدروں سے آگاہ کرنا
- طلبہ میں رسالتِ مآب ﷺ کی سیرت کے حوالے سے علمی اور تحقیقی رجحان پیدا کرنا
- شبلی نعمانیؒ کی سیرت نگاری کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں بتانا
- طلبہ کو قواعد و انشا (جمع سالم، جمع مکسر، جمع الجمع اور مضمون نویسی) کے بارے میں بتانا

اس سے پہلے کہ حضور اکرم ﷺ کے اخلاقِ مبارکہ کے جزئی اور تفصیلی واقعات لکھے جائیں، ان صاحبوں کے بیانات زیرِ تحریر آتے ہیں، جنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ساڑھے ساڑھے سال اور مدت ہائے دراز بسر کی ہیں اور جو آپ ﷺ کے اخلاق و عادات کے دفتر کے ایک ایک حرف سے واقف تھے۔ ان کے حالات کا واقف کار اُس کی رفیقہ حیات سے بڑھ کر دنیا میں کون ہو سکتا ہے۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد ۲۵ برس تک آپ ﷺ کی خدمتِ زوجیت میں رہی تھیں، زمانہ آغازِ وحی میں آپ ﷺ کو ان الفاظ میں تسلی دیتی تھیں:

”ہرگز نہیں! خدا کی قسم، خدا آپ کو کبھی غمگین نہ کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، مقروضوں کا بار اٹھاتے ہیں، غریبوں کی اعانت کرتے ہیں، مہمان کی ضیافت کرتے ہیں، حق کی حمایت کرتے ہیں، مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔“

اتہائ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی نے آپ ﷺ کے اوصاف تفصیل سے نہیں بیان کیے ہیں، فرماتی ہیں:

”حضور اکرم ﷺ کی عادت کسی کو بُرا بھلا کہنے کی نہ تھی، بُرائی کے بدلے میں بُرائی نہیں کرتے تھے، بلکہ درگزر کرتے تھے اور معاف فرما دیتے تھے، آپ ﷺ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں جو آسان ہوتی، اُس کو اختیار فرماتے۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنے ذاتی معاملے میں انتقام نہیں لیا لیکن جو احکامِ الہی کی خلاف ورزی کرتا خدا اُس سے انتقام لیتا تھا (یعنی خدا کی طرف سے)۔ جب احکامِ ربانی آپ ﷺ پر جاری فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی، آپ ﷺ نے کبھی کسی غلام کو، لونڈی کو، کسی عورت کو، خادم کو، جانور کو اپنے ہاتھ

سے نہیں مارا۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی کی کوئی درخواست رو نہیں فرمائی، لیکن یہ کہ وہ ناجائز ہو۔
 آپ ﷺ جب گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خنداں، ہنستے اور مکرالے ہوتے۔ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، باتیں ٹھہر ٹھہر کر اس طرح فرماتے تھے کہ کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے۔“

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اکرم ﷺ کے تربیت یافتہ تھے اور آغاز نبوت سے آخر عمر تک، کم از کم ۳۲ برس آپ ﷺ کی خدمت کی، سے آپ ﷺ کی نسبت سے سوال کیا گیا تو فرمایا:
 ”آپ ﷺ خندہ جبین، نرم خو، مہربان طبع تھے، سخت مزاج اور تنگ دل نہ تھے۔ کوئی بُرا کلمہ منہ سے کبھی نہیں نکالتے تھے، عیب جو نہ تھے۔ کوئی ایسی بات ہوتی جو آپ ﷺ کو ناپسند ہوتی تو اس سے انماض فرماتے تھے، کوئی آپ ﷺ سے اس کی امید رکھتا تو نہ اس کو مایوس کرتے اور نہ منظوری ظاہر فرماتے تھے، (یعنی صراحتاً انکار و تردید نہیں کرتے، بلکہ خاموش رہتے تھے، اور مزاج شناس آپ ﷺ کے تیور سے آپ ﷺ کا مقصد سمجھ جاتے تھے۔) اپنے نفس سے تین چیزیں آپ ﷺ سے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے، کسی کو برا نہیں کہتے تھے، کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے، کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔ وہی باتیں کرتے تھے، جن سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔ جب آپ ﷺ کلام کرتے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس طرح خاموش ہو کر اور سر جھکا کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب آپ ﷺ چپ ہو جاتے تو پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے۔ کوئی دوسرا بات کرتا تو جب تک وہ بات ختم نہ کر لیتا، چپ چاپ سنا کرتے۔ لوگ جن باتوں پر ہنستے، آپ ﷺ بھی مسکرا دیتے۔ جن پر لوگ تعجب کرتے، آپ ﷺ بھی کرتے، کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفت گو کرتا تو آپ ﷺ تحمل فرماتے، دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے لیکن اگر کوئی آپ ﷺ کے احسان و انعام کا شکریہ ادا کرتا تو قبول فرماتے۔ جب تک بولنے والا خود چُپ نہ ہو جاتا، آپ ﷺ اس کی بات درمیان سے نہیں کاٹتے تھے۔ نہایت فیاض، نہایت راست گو، نہایت نرم طبع اور نہایت خوش صحبت تھے۔ اگر کوئی دفعتاً آپ ﷺ کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا، لیکن جیسے جیسے آشنا ہوتا جاتا آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا۔“

حضرت ابن ابی بالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو گویا حضور اکرم ﷺ کے آغوش پروردہ تھے، وہ بیان کرتے ہیں:
 ”آپ ﷺ نرم خو تھے، سخت مزاج نہ تھے کسی کی توہین روا نہیں رکھتے تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہارِ شکر فرماتے تھے، کسی چیز کو برا نہیں کہتے تھے۔ کھانا، جس قسم کا سامنے آتا تناول فرماتے اور اس کو برا بھلا نہ کہتے۔ کوئی اگر کسی امرِ حق کی مخالفت کرتا تو آپ ﷺ کو غصہ آ جاتا اور اس کی پوری حمایت کرتے، لیکن خود اپنے ذاتی معاملہ پر کبھی آپ ﷺ کو غصہ نہیں آیا اور نہ کسی سے انتقام لیا۔“

(سیرت النبیؐ، جلد دوم)

سبق ”اخلاق نبوی ﷺ“ کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

1

i سبق کے متن کے مطابق کن شخصیات نے نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کی گواہی دی ہے؟ ان کے نام بتائیں۔

ii حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کن الفاظ میں نبی کریم ﷺ کو تسلی دی؟

iii رسالت مآب ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو آپ ﷺ کا انداز کیا ہوتا؟

iv حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حسنِ اخلاق کے بارے میں جو کچھ بیان کیا، ان میں سے تین خوبیوں کا ذکر کریں۔

v نبی کریم ﷺ کے ”آدابِ گفتگو“، ”آدابِ طعام“ اور ”آدابِ مجلس“ کے بارے میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن نقطوں میں بیان کیا؟

2 درست جواب کا انتخاب کریں:

2

i کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفتگو کرتا تو آپ ﷺ:

(الف) پرسکون رہتے (ب) تحمل فرماتے (ج) خاموش رہتے (د) اغماض فرماتے

ii حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی خدمتِ زوجیت میں رہیں:

(الف) پندرہ سال (ب) بیس سال (ج) پچیس سال (د) تیس سال

iii اگر کوئی آپ ﷺ کے احسان و انعام کا شکریہ ادا کرتا تو:

(الف) مسکرا دیتے (ب) قبول فرماتے (ج) خوش ہوتے (د) دُعا دیتے

iv جب دو آپس میں اختلاف یا جھگڑا ہو اس بات کو اختیار فرماتے جو:

(الف) سادہ ہوتی (ب) آسان ہوتی (ج) فائدہ مند ہوتی (د) پُر لطف ہوتی

v اگر کوئی دفعتاً آپ ﷺ کو دیکھتا تو ہوجاتا:

(الف) مانوس (ب) مرعوب (ج) حیران (د) گرفتارِ محبت

3 سبق ”اخلاق نبوی ﷺ“ کا خلاصہ تحریر کریں۔

3

مناسب الفاظ کی مدد سے جملہ مکمل کریں:

4

ٹوہ

بُرا بھلا

غمگین

لغت

مہربان طبع

i ہرگز نہیں! خدا کی قسم، خدا آپ ﷺ کو کبھی نہ کرے گا۔

ii آپ ﷺ نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر نہیں کی۔

iii حضور اکرم ﷺ کی عادت کسی کو کہنے کی نہ تھی۔

iv آپ ﷺ خندہ جبین، نرم خور اور تھے۔

v کسی کے اندرونی حالات کی میں نہیں رہتے تھے۔

درج ذیل پیرا گراف کی تشریح کریں:

5

اپنے نفس سے تین چیزیں آپ ﷺ نے بالکل دور کر دی تھیں: بحث و مباحثہ، ضرورت سے زیادہ بات کرنا اور جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں پڑنا۔ دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے: کسی کو بُرا نہیں کہتے تھے، کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے، کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔ وہی باتیں کرنا جو جن سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔

درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لغت سے تلاش کر کے اپنی کاپیوں میں لکھیں:

6

خندہ جبین

احکام الہی

اتہات المومنین

خدمت زوجیت

اخلاق مبارکہ

کلام کرنا

تحمل

راست گو

صراحتاً

تیور

کالم ”الف“ میں دیے گئے الفاظ کو کالم ”ب“ کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

7

کالم ”ب“	کالم ”الف“
پروردہ	تربیت
انعام	انگوشت
گو	احسان
حق	راست
رحمی	امر
یافتہ	صلہ

8

تھیسارس میں سے درج ذیل الفاظ کے مترادفات تلاش کریں:

تناول

عیب

درخواست

ضیافت

واقف

محبت

ٹوہ

خندہ

آغاز

حمایت

9

اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

خوش صحبت

مرعوب

طبع

وصف

خندہ

اعانت

10

درج ذیل کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

آشنا ہونا

براکلمہ

بحث و مباحثہ

مزاج شناسی

جمع سالم، جمع مکسر، جمع الجمع

جمع سالم جب کسی واحد سے جمع بنائی جائے اور واحد کی اصل صورت قائم رہے تو ایسی جمع کو جمع سالم کہتے ہیں۔ جیسے:

باغ سے باغات • مکان سے مکانات • کاغذ سے کاغذات

جمع مکسر یا غیر سالم ایسی جمع جس میں واحد کی اصل صورت قائم نہیں رہتی، مثلاً: کتاب سے کتب، امت سے اُمم وغیرہ۔

بعض الفاظ ایسے ہیں، جن کی جمع بنا کر دوبارہ پھر جمع بنائی جاتی ہے۔ جمع کی ایسی صورت کو ”جمع الجمع“ کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

واحد	جمع	جمع الجمع
خبر	اخبار	اخبارات
لقب	القاب	القابات
جواہر	جواہر	جواہرات
اکبر	اکابر	اکابرین

11

درج ذیل میں سے جمع سالم، جمع مکسر اور جمع الجمع الگ الگ کریں اور ان کے واحد بھی لکھیں:

احکامات

کاتبین

جرائم

ابواب

وجوہات

حاضرین

حادثات

ناظرین

کتب

عجائبات

مجاہدین

آفاق

مضمون نویسی

مضمون کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: ضمن میں لیا ہوا۔ کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، تاثرات کا تحریری اظہار، مضمون کہلاتا ہے۔ دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جاسکتا ہے۔ مضمون کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

- ✽ مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔
- ✽ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے۔
- ✽ موضوع کی وضاحت کی جاتی ہے اور آخر میں بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔
- ✽ مضمون میں موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر دل چسپ پیرائے میں اظہار خیال کیا جاتا ہے۔

مضمون کی اقسام

مضمون کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً: علمی، تاریخی، تنقیدی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اصلاحی، مذہبی اور ادبی وغیرہ۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ✽ علما اور دانشوروں کے ”اخلاق نبوی“ کے موضوع پر گفت گوئیں اور رپورٹ تیار کریں۔
- ✽ طلبہ ہفتہ وار ایک اخلاقی صفت اور خوبی (مثلاً: سچ بولنا، لوگوں کی مدد کرنا وغیرہ) پر عمل کریں اور اپنا تجربہ دوستوں سے بیان کریں۔
- ✽ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیان کی روشنی میں اطاعت رسول ﷺ، ادب بارگاہ رسالت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی متانت و نجدگی پر باہم گفت گو کریں۔
- ✽ سیرت النبی ﷺ کی کوئی اور کتاب لائبریری سے لے کر پڑھیں اور دوستوں سے اظہار رائے کریں۔

اشارات تدریس

- ✽ طلبہ کو سبق ”اخلاق نبوی“ کے مشکل متن اور تاریخی واقعات سہل اور واضح انداز میں سمجھائیں۔
- ✽ ”اخلاق نبوی“ کے اصولوں کو طلبہ کی عملی زندگی سے جوڑ کر بیان کریں۔
- ✽ اخلاق نبوی کے نمایاں پہلوؤں کو عملی زندگی کے حوالے سے بیان کریں۔
- ✽ سبق کی تدریس کے دوران کتاب کے علاوہ دیگر سمعی و بصری معاونات کا بھی استعمال کریں۔